آزما ختم ہوا اور ہم سمجھے کہ قدرت نے ادارہ کو ایک عظیم دورِ ابتلا و محن سے کامیاب گذار دیا۔
جنگ کے اختتام پر بھی اس کے اثرات بدستور باقی رہے لیکن ادارہ ان پر بھی عبور پانے میں ناکام نہیں ہوا۔ اس نے ان حالات میں نہ صرف یہ کہ اپنے وجود کو قایم رکھا بلکہ وہ ترقی کرتا رہا ارباب نظر کے حلقہ میں برہان کی مقبولیت بڑھتی رہی اور اس کی وجہ سے اس کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ اسی طرح ادارہ کی مطبوعات کا چرچا نہ صرف اس وسیع و عریض ملک کے گوشہ گوشہ میں ہوا بلکہ بیرون ہند۔ افریقہ، یورپ اور مشرق وسطےٰ تک سے ان کے آرڈر آئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ ادارہ اپنے لئے کوئی محفوظ سرمایہ مہیا نہیں کرسکا لیکن اخراجات کے ساتھ ساتھ آمدنی بھی بڑھتی رہی اور اس بنا پر ادارہ کے کام کسی خاص اضطراب و پریشانی کے بغیر چلتے رہے۔
ادارہ کو قایم کرتے وقت ہم نے اسلام اور مسلمانوں کی دینی اور علمی خدمت کا جو ایک وسیع پروگرام بنایا تھا اس کے متعدد اہم اجزاء اب تک تشنۂ تکمیل رہے تھے ادارہ کی اس مقبولیتِ عام اور اس کی ہمہ گیر شہرت و پسندیدگی کو دیکھ کر امید ہو چلی تھی کہ اب پروگرام کے باقیماندہ اجزاء کی تکمیل بھی ہو سکیگی اور ہم نے اس کے لئے اپنی صلاحیتوں اور ہمت و حوصلہ کی منتشر طاقتوں کو یکجا کرکے نئی امنگ اور نئے ولولہ کے ساتھ کام کرنیکا عہد بھی کر لیا تھا۔ لیکن آہ صد افسوس!

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال

یہاں کس کو یہ تصور ہو سکتا تھا کہ ملک کی آزادی کے شادیانہائے مسرت ندوۃ المصنفین ایسے ادارہ کے لئے قیامت کا نفخ صور ثابت ہوں گے اور جشنِ حریت و استقلال میں روشن ہونے والے چراغوں کے شعلے اس کے خرمنِ ہستی پر برق شرربار بن کر گریں گے!

یرید المرءُ ان یُعطٰی مُناهُ ویابی اللّٰہُ اِلَّا مَا یَشَاءُ

ہم کارکنان ادارہ میں ہزار عیب اور کوتاہیاں ہوں لیکن اتنی بات تو برہان کے گذشتہ